Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۲ہش ۲۴ مئی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۱۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے

میری بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ابدالآباد کیلئے قائم کیا جائے۔

"یقیناً یاد رکھو! کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا کچھ نہیں۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

زہد و ورع کوش و صدق و صفا ٭ ولیکن میفزائے بر مصطفٰے

ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے۔ یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں، عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ۔ یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنا لو۔ بغدادی نماز، معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں۔ کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ اور ایسا ہی "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ کس نے بتایا تھا۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر اور ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپ کے طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوتوں کے بت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لئے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۰، ۹۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۲۲ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت تا حال ضعف اور دیگر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ عزیزم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی وفات پر مجھے بھی بہت سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں فرداً فرداً ان کا جواب نہیں لکھوا سکتی اس لئے الفضل کے ذریعے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں ان سب بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حافظ رشید احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری اینڈ ٹکس کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائلپور میں داخل ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدی ڈاکٹر توجہ فرمائیں

آجکل حکومت پاکستان نے ڈاکٹروں کے ملک سے باہر جانے پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک میں کام کرنے والے احمدی ڈاکٹروں کو مغربی افریقہ کی فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جلد آگے آنا چاہیئے۔ سب احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف (نام۔ ولدیت۔ پتہ۔ تعلیم۔ موجودہ کام۔ کب اور کتنا وقت افریقہ کے لئے دے سکیں گے) سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ تا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ موزوں ڈاکٹروں کا انتخاب فرما کر اس سال کی فوری ضرورت کو پورا فرما سکیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

۱۔ ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیے۔
۲۔ اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ مرکزی ہدایات کی تعمیل ہو رہی ہے یا نہیں۔
۳۔ انصار اللہ کی مالی تحریکات کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی فرمائیں۔

(قائد عمومی)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

نزولِ ملائکہ کی ایک لازمی شرط

اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کو جو اللہ ہی کے ہو رہتے ہیں اور اس بارہ میں پوری پوری استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں بشارت دی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں اور انہیں بشارت دیتے ہیں کہ وہ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت میں ہی ہوں گے۔ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان کے دوست ہوں گے اور ان کے ساتھ قدم قدم پر حق دوستی ادا کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱، ۳۲)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ جنت میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے وہ سب کچھ تمہیں ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ غفور و رحیم خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

یہ آیات حقیقی مومنوں کے حق میں دنیا اور آخرت دونوں کے نقطۂ نگاہ سے نہایت عظیم الشان بشارات پر مشتمل ہیں۔ دنیا اور آخرت میں جنت کا ملنا خدا تعالیٰ کی دوستی نصیب ہونا، تائید و نصرت کے ثبوت کے طور پر فرشتوں کا اترنا اور ہر خواہش اور ہر مطالبہ کا پورا کیا جانا معمولی بشارتیں نہیں ہیں۔ یہ بلاشبہ وہ فوزِ عظیم ہے جو ہر مومن کا منتہائے مقصود اور دلی تمنا ہے۔ لیکن اس تعلق میں ایک امر لازمی شرط کے طور پر بیان ہوا ہے اور اس شرط کو پورا کئے بغیر مومن ان عظیم الشان بشارتوں کے مورد نہیں بن سکتے۔ یہ شرط قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ کے معاً بعد ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی صرف "اللہ ہمارا رب ہے" کہنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس پر پوری استقامت سے قائم رہنا ضروری ہے۔

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے الفاظ سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب تسلیم کرنے اور اُسی کا ہو رہنے کے نتیجہ میں مومنوں کو زبردست ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑیگا اور ان آزمائشوں اور ابتلاؤں میں رَبُّنَا اللّٰهُ کے عقیدہ پر قائم رہنے کے لئے انہیں زبردست استقامت کا ثبوت دینا ہوگا۔ استقامت کے اس عملی ثبوت کے بعد ہی یہ بشارتیں ایسے مستقیم الحال مومنوں کے حق میں پوری ہوں گی۔ اگر ابتلاؤں نے وارد ہونا نہ ہوتا تو پھر ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے الفاظ لانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ یہ الفاظ صاف اس امر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ مومنوں کو محض اس عقیدے کی بناء پر زبردست ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ اور جب وہ اپنے ایمان باللہ کا عملی ثبوت مہیا کر کے ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پورے اُتر کر دکھائیں گے تو لاریب یہ سب بشارتیں ان کے حق میں پوری ہوں گی۔ اس کی تائید قرآن مجید کی بعض دوسری آیات سے بھی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۵)

(اے مومنو!) کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی اُن لوگوں کی سی تکلیف کی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تا کہ اُس وقت کا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہہ اُٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟

اس آیت سے صاف عیاں ہے کہ اللہ کی ہستی پر ایمان لانے اور اُسی کا ہو رہنے والوں پر فرشتے ضرور نازل ہوتے ہیں، دنیا اور آخرت میں انہیں جنت کی بشارت ضرور ملتی ہے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کا دوست ہوتا اور ضرور قدم قدم پر حقِ دوستی ادا کرتا ہے حتیٰ کہ جو وہ چاہتے ہیں وُہی کر دکھاتا ہے۔ لیکن ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کی رُو سے ایسے مومنوں کے لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزر کر اپنے مستقیم الحال ہونے کا عملی ثبوت دینا ضروری ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسے شدید ابتلاء بھی آتے ہیں اور اس قدر تنگی اور تکلیف وارد کی جاتی ہے اور اس قدر خوف انہیں دلایا اور ڈرایا دھمکایا جاتا ہے کہ انہیں زُلْزِلُوْا کا مصداق بھی بننا پڑتا ہے اور وہ پکار اُٹھتے ہیں مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ جب وہ ایسے حالات میں بھی عدیم النظیر استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں تو یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں اور انہیں تسلّی دیتے ہیں۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ خدا تعالیٰ جو ایسے مومنوں کا دوست ہوتا ہے قدم قدم پر حقِ دوستی ادا کر دکھاتا ہے وہ ان کے مخالفوں اور اُن کو ایذا پہنچانے والوں کو کہتا ہے۔ تمہارا مقابلہ میرے ان مستقیم الحال بندوں سے نہیں بلکہ خود مجھ سے ہے، میرے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ اب تمہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہے گی اور کوئی تمہیں خدا کی عقوبت سے بچا نہیں سکے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی یہ ایک سُنّتِ مستمرّہ ہے کہ وہ حقیقی مومنوں کو ضرور آزماتا ہے ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دور میں سے انہیں ضرور گزارتا ہے۔ لیکن یہ ابتلاء اور آزمائشیں انہیں ختم کرنے کے لئے نہیں آتیں بلکہ انہیں غیر معمولی افضال و انعامات سے نوازنے کے لئے آتی ہیں اور اس لئے آتی ہیں کہ استقامت کا مظاہرہ کرنے کے نتیجہ میں وہ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ کے مصداق بنیں اور دنیا پر ان کا برحق ہونا آشکار اور ہدایت کی راہ روشن ہو۔

بہ فضلِ حق تعالیٰ ہم رہِ دینِ مبیں پر ہیں!

حیاتِ نَو کے ساماں بھی جو سچ پُوچھو یہیں پر ہیں!
مسیحا آسمانوں پہ نہیں ہیں اِس زمیں پر ہیں
وہ پیہم زمزمہ خواں شہپرِ رُوح الامیں پر ہیں
گدازِ شب کے سجدے جنکی پلکوں پر جبیں پر ہیں
ہمیں دیکھو کہ ہم سینہ سپر ہیں کُفر کے آگے
مگر اپنے وطن میں کُفر کے فتوے ہمیں پر ہیں
ستم یہ ہے کہ وہ ہیں طعنہ زن، دُشنام گو، ہم پر
نشاں خُونِ وطن کے جنکی اپنی آستیں پر ہیں
تیرے وابستگانِ در کے عالم کا بھی کیا کہئے!
قدم ہیں اِس زمیں پر اور سرِ عرشِ بریں پر ہیں
یقیناً غلبۂ اسلام کا وقت آنے والا ہے
بہ ایں کفر و ضلالت ہم ابھی تک اِس یقیں پر ہیں
ہمارے ہاتھ سے شمعیں جلا پائینگی ایماں کی!
بہ فضلِ حق تعالےٰ ہم رہِ دینِ مُبیں پہ ہیں!

(رشید قیصرانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مساجد سے نفع اندوزی جائز ہے؟

(محترم سید عبدالحی صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ)

(۲)

مساجد کے لئے وقف

موجودہ صورت حال کے جواز میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اسلام نے وقف کی اجازت بھی دی ہے اور ہر مخیر صاحب حیثیت فرد فی سبیل اللہ رفاہی اداروں اور مساجد کے لئے وقف کر سکتا ہے جو دکانیں مساجد کے اخراجات کی فراہمی کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں وہ بھی وقف میں شامل ہوتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خیبر کی فتح کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو زمین غنیمت میں ملی تھی اس کے متعلق آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ وہ اسے فی سبیل اللہ دینا چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:-

حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔

کہ اصل جائیداد کو محفوظ رکھو اور اس کی آمدنی فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ نیز فرمایا اس کے ساتھ ہی یہ وصیت کرنی چاہیئے کہ یہ جائیداد نہ ہبہ ہوگی نہ فروخت ہوگی اور نہ ورثہ میں جائیگی۔

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں اسلام میں وقف جائیداد کا نظام جاری ہوا لیکن تاریخ سے پہلی تین صدیوں میں مساجد کے لئے وقف کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مشہور مورخ المقریزی نے لکھا ہے کہ مسجد کے لئے سب سے پہلا وقف ابوبکر المادرائی نے تیسری صدی ہجری کے آخر میں کیا تھا۔ اس نے دو دیہات برکۃ الحبش اور سیوط مسجد کے لئے وقف کئے تھے

(انسائیکلو پیڈیا آف اسلام زیر لفظ مسجد)

پہلی تین صدیوں میں مساجد مرکزی بیت المال کے تحت تعمیر ہوئیں اور بیت المال ہی ان کے جملہ اخراجات کا متکفل ہوتا لیکن لوگوں کی مذہب سے دوری سے مساجد کے ساتھ وابستگی میں کمی آنے لگی۔ ایک طرف مساجد میں آرائش و زیبائش کا رجحان پیدا ہوا اور دوسری طرف مستحکم حکومتوں میں تنزل اور آئے دن کی تبدیلیوں کی وجہ سے بیت المال کا نظام متاثر ہوا۔ فرقہ وارانہ چپقلشوں نے ابھرنا شروع کیا اور بعض مساجد کی بے جا مالی امداد کی گئی اور بعض مساجد کو بالکل محروم رکھا گیا۔ انفرادی قربانی کی روح کم ہو گئی اور نیک دل حکمرانوں کو مساجد کو آباد رکھنے کے لئے اوقاف کو اپنانا پڑا۔

اوقاف کے نظام کو اپنانے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ مساجد جو عموماً درسگاہ اور مدرسہ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں اور گذشتہ تعامل کی بناء پر اساتذہ اور طلباء کے جملہ اخراجات بھی مسجد پر ہی پڑتے تھے۔ اسلئے اس قسم کی مساجد کثیر اخراجات کے لئے رقم کی فراہمی کی متقاضی ہو گئیں۔

نیز مصر میں چونکہ قبطی عیسائیوں میں گرجوں اور راہب خانوں کے لئے کثرت سے املاک وقف تھیں اسلئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ وقف جائداد کا طریق مصر میں رائج ہوا۔ لیکن مساجد کے لئے وقف جائداد کا وہ طریق آج کے طریق کار سے قطعی مختلف تھا

فاطمی دور خلافت میں مصر میں جامع الازہر۔ جامع الحاکمی۔ جامع المقس۔ جامع رشیدہ اور دارالعلوم کے لئے ذرعی زمینوں کے علاوہ رہائشی مکانات، حمام۔ دکانیں۔ ہوٹل وقف کئے گئے تھے لیکن یہ تمام جائدادیں موجودہ طریق پر مسجد سے ملحق اور متصل نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ مکانات شہر کے سکنی علاقہ میں اور حمام دکانیں اور ہوٹل مارکیٹ میں ہوتے تھے اس طریقہ سے مساجد کے پرسکون ماحول میں نہ کوئی خلل پڑتا تھا نہ مساجد کا تقدس مجروح ہوتا تھا بلکہ بعض دفعہ مساجد سے جائیداد کا فاصلہ سینکڑوں میل کا تھا۔ چنانچہ مصر کی مساجد کی اراضی شام میں موجود تھیں (مقریزی جلد ۴ صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۳)

سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنے دور حکومت میں اسی طریق کار کو جاری رکھا۔ چنانچہ ۵۶۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے جامع نصیریہ کے لئے زرگری کی دکانیں اور حمام وقف کئے۔

(مقریزی جلد ۶ صفحہ ۷۱)

ان تمام اوقاف کے لئے باقاعدہ دستاویز مرتب ہوتی اور اس میں آمدنی کو مقررہ مدات میں خرچ کرنے کی ہدایت ہوتی تھی اس کے مقابل پر بنو امیہ اور بنو عباس نے اوقاف کے نظام کو زیادہ ترویج نہیں دی بلکہ ان دونوں کے عہد میں اکثر مساجد کے اخراجات بیت المال سے براہ راست ادا ہوتے تھے خلافت عباسیہ کے درمیانی دور یعنی تیسری صدی کے شروع میں ہمیں ایسے آثار ملتے ہیں کہ مساجد کی دو قسمیں وجود میں آگئی تھیں حکومت کے زیر انتظام چلنے والی مساجد۔ مساجد سلطانیہ کہلاتی تھیں اور ان کے جملہ اخراجات ماہ بماہ حکومت کی طرف سے ادا ہوتے تھے اور باقاعدہ بجٹ اور اس کی مدات حکومت کی طرف سے منظور ہوتے تھے۔

(الاحکام السلطانیہ للماوردی)

باوجود اسکے کہ حکومت کسی مسجد کے لئے کوئی جائداد یا زمین وقف کرنے کے اختیارات رکھتی ہے لیکن محتاط فقہاء نے لکھا ہے کہ حکومت کو ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں کیونکہ حکومت ملک کی مالک حقیقی نہیں صرف نگران ہوتی ہے اور وقف صرف کسی جائداد کا مالک ہی کر سکتا ہے۔

چنانچہ ۷۸۰ھ ہجری میں سلطان نظام الملک برقوق نے یہ ارادہ کیا کہ اس قسم کے اوقاف توڑ دئے جائیں کیونکہ وہ حقیقتاً اوقاف نہیں۔ بلکہ بیت المال سے نکالے گئے ہیں۔ چنانچہ علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا گیا جس میں شیخ سراج الدین بلقینی، شیخ اکمل الدین بابرتی شارح ہدایہ اور شیخ برہان الدین بن جماعت وغیرہ نے شرکت کی۔ انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ حکومت کی طرف سے اراضی حقیقی وقف نہیں بلکہ ارصاد ہیں۔ ان میں سے صرف وہ قائم رکھے جائیں جن کا خمس بیت المال میں شرعی حق ہے۔ باقی توڑ دئے جائیں۔

اس واقعہ سے محتاط فقہاء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ کوئی حکومت مسجد کے لئے مفت زمین دینے کی مجاز نہیں بلکہ جائز صورت یہ ہوگی کہ حکومت کے خزانے میں اس کی قیمت داخل ہو۔

فقہ میں تو اس قدر احتیاط و اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں بلا اجازت شاہراہوں اور پبلک مقامات یا خالی سرکاری جگہوں پر مساجد تعمیر کر لی جاتی ہیں۔ جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔

اوقاف مسجد کے لئے ضروری شرائط

فقہاء نے مساجد کے مفاد کے لئے وقف شدہ مکانات اور دکانوں کے متعلق یہ شرط رکھی ہے کہ جہاں ان کی ملکیت میں کوئی فرد واحد کسی قسم کا شریک نہ ہو وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسجد کے صحن میں تعمیر نہ ہوں ان کی کوئی اینٹ یا شہتیر مسجد کی دیوار پر نہ ہو چنانچہ لکھا ہے۔

۱۔ مسجد کا کوئی حصہ نہ تو حصول آمد کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے نہ مسکن (امام ابو حنیفہ)

(رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۵۱۲)

۲۔ قیم مسجد کو یہ اختیار نہیں کہ مسجد یا فناء مسجد یعنی مسجد کے صحن میں کوئی دکان بنائے کیونکہ فناء مسجد بھی احترام میں مسجد کے حکم میں ہی ہے۔

(فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۴۸)

مَنْ بَنٰى بَيْتًا عَلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ وَجَبَ هَدْمُهٗ وَلَا يَجُوْزُ اَخْذُ الْاُجْرَةِ۔

۳۔ مسجد کے سہارے جو گھر کھڑا کرے۔ اس کا گرانا واجب ہے۔ اس کے عوض کوئی کرایہ یا اجرت قبول کرنا بھی جائز نہیں۔

(بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۲۵)

۴۔ لَا يُوْضَعُ الْجِذْعُ عَلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَوْقَافِهٖ لِمَا فِيْهَا مِنَ الْكَرَاهِيَةِ۔

(بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۲۵)

مسجد کی دیوار پہ مسجد کے اوقاف کی عمارت کا شہتیر رکھنا بھی ناپسندیدہ ہے۔

۵۔ مسجد کے لئے وقف دکانوں کی تعمیر کی ایک صورت یہ ہے کہ نیچے کی دکانیں تعمیر ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اوپر کی منزل میں مسجد ہو جیسا کہ لاہور میں متعدد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں یا نچلی منزل میں مسجد ہو اور اوپر فلیٹس تعمیر ہوں یہ دونوں صورتیں فقہ حنفیہ کے مساجد سے متعلق بنیادی اصول کے خلاف ہیں کیونکہ مسجد کے لئے شرط ہے کہ وہ تحت الثریٰ سے آسمان کی بلندیوں تک بلا شرکت غیرے مسجد ہو۔ اور اس کی چھت یا کوئی دیوار کسی اور عمارت کے ساتھ مشترک نہ ہو (فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۷۸)

البتہ گزشتہ صدی کے حنفی فقہا نے اضطراراً اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی لکھتے ہیں کہ اگر چھت یا فرش وقف والی عمارت سے متصل ہو تو ناجائز ہے البتہ اگر درمیان میں خلا رکھ دیا جائے تو جائز ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۳۲۲) ظاہر ہے کہ یہ جواز خالص قانونی ہے ورنہ شریعت کی روح کے خلاف ہے۔

آخر میں مساجد سے نفع اندوزی کی دیگر صورتوں کے متعلق بھی کچھ بیان کرنا ضروری ہے۔

مساجد کے سامان سے خواہ وہ مستعملہ ہے اور ناقابل استعمال ہی ہو منفعت طور پر استفادہ کرنا ناجائز ہے حتیٰ کہ فقہاء نے تو اتنا تشدد کیا ہے کہ لکھا ہے مسجد کے چراغ کے نیچے ثلث اللیل کے بعد پڑھنا بھی حرام ہے۔
(بحرالرائق جلد ۵ صفحہ ۲۵۱)

مسجد کے موذن امام اور متولی کے لئے تنخواہ لینا یا مسجد کے نام پر یا اپنے عہدہ کی حیثیت سے مالی فائدہ اٹھانا بھی ناجائز ہے اور غیر مستحب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب "تاریخ عمرؓ" میں یہ تحریر کیا ہے۔

کان یرزقان المؤذنین
والائمۃ والمعلمین
والقضاۃ۔

(باب ۳۹ صفحہ ۱۰۶)

کہ یہ دونوں خلفاء موذنوں۔ اماموں اور معلموں اور قاضیوں کو باقاعدہ تنخواہ دیتے تھے لیکن اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے عہد میں ہر مسلمان کے لئے بیت المال سے مشاہرہ مقرر تھا۔ اور اگر کسی کو سرکاری طور پر ان خدمات کا حکم ملے تو ان کے لئے تو ایک حد تک جائز ہے لیکن اصولی طور پر حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا:۔

یا معشر القراء ارفعوا
رؤسکم فقد وضح
الطریق واستبقوا الخیرات
ولا تکونوا عیالاً علی
المسلمین۔

(تاریخ عمر لابن الجوزی باب ۲ صفحہ ۹۱)

اے قاریوں کے گروہ اپنے سر بلند رکھو راستہ کھلا ہے نیکیوں میں مسابقت کی روح اپنے اندر پیدا کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ بنو۔

انہی حالات میں مالکی فقہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے

یجوز اخذ الاجرۃ
علی الاذان والاقامۃ
وعلی الامامۃ۔
ان کانت من الوقف
او بیت المال وان کانت
الاجرۃ من المصلین
فیکرہ۔

(فقہ مذاہب اربعہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۵)

کہ اگر حکومت یا وقف سے تنخواہ ملے تو جائز ہے لیکن اگر نمازیوں سے چندہ اکٹھا کر کے تنخواہ لی جائے تو مکروہ ہے۔

امامت کے لئے اصل شرط یہ ہے کہ (۱) وہ اہل محلہ میں سے ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام تمام نمازیوں میں سے قرآن کو سب سے زیادہ جاننے والا سب سے بڑھ کر متقی اور سب سے زیادہ امور شریعت کو جاننے والا ہو اور ان شرائط کے بعد اہل مسجد اس کی امامت کو پسند کرتے ہوں۔

کیا یہ کم ہے کہ ایسے امام جنہوں نے خود ہی مسجد تعمیر کی اور خود ہی نامیہ اس کے قانونی متولی قرار پائے اور خود ہی اپنے لئے تنخواہ مقرر کی۔ ان میں شرائط بالا کا پایا جانا محال ہے اور ایسے اماموں کے لئے شریعت میں کوئی گنجائش نہیں اور اس طریق سے مالی منفعت کا حصول ناجائز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مساجد کے اخراجات کے لئے حکومت پر یہ ذمہ داری اور مستقل اوقاف کے نتیجہ میں ملت اسلامیہ کے افراد میں انفرادی قربانی کی روح کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرتا ہے اس سے انفرادی قربانی کی روح بیدار کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

حضور نے اپنے عہد میں جو مسجد تعمیر کی فرمائی وہ بہت سادہ اور پر وقار تھی اس میں امامت اور اذان پر کوئی خرچ نہیں ہوتا تھا۔ صفائی وقار عمل کے اصول پر تمام صحابہ کرتے تھے اور دیگر خدمات کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا اگر ان اصولوں پر ہی مسجد کا نظام چلے تو نماز پڑھنے والوں کی مسجد سے وابستگی تازہ رہتی ہے وہ اسے اپنی مسجد سمجھتے ہیں اور اس کی پاکیزگی کو قائم رکھنے اور اس کی سادگی اور وقار میں جو کوشش وہ کرتے ہیں اس میں انہیں روحانی فرحت ہوتی ہے اور خدا کے لئے اموال اور اوقات خرچ کرنے کی تربیت ملتی ہے مستقل اوقاف اور وہ بھی غیر مملوکہ زمین پر جبری قبضہ کر کے اور محدود ہاتھوں میں بغیر کسی احتساب کے خوف کے اہل اسلام اور مسلمانوں کے لئے زہر قاتل اور سخت نقصان دہ ہے۔

مکرم جبرائیل بن سعید صاحب مبلغ غانا کی یاد میں!

(محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر و مبلغ انچارج غانا)

چند دن ہوئے محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا کی طرف سے اخبار الفضل میں مسٹر جبرائیل بن سعید احمدی مبلغ کی وفات کی افسوسناک خبر پڑھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(مرحوم موضع لکوچی ریاست اکومفی غانا کے رہنے والے تھے ان کے دادا اور والد ان ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کے وقت احمدیت قبول کی۔ مرحوم کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا ۱۹۳۷ء میں جب وہ سالٹ پانڈ سینئر سکول کے سٹینڈرڈ ۶ میں پڑھا کرتے تھے تو سکول کی تعلیم چھوڑ کر مبلغین کلاس میں داخل ہو گئے اس وقت انہیں دوران سر کا عارضہ لاحق ہو گیا اس لئے پڑھائی چھوڑ کر اپنے گاؤں چلے گئے میں نے لکھنؤ سے ایک دوائی منگوا کر انہیں دی تو تکلیف سے صحت یاب ہو گئے اور دوبارہ دینی تعلیم شروع کر دی انہوں نے عربی صرف و نحو کی کتب کے علاوہ قرآن مجید، حدیث مسلم، مؤطا امام مالکؒ، خطبہ الہامیہ استفتاء وغیرہ کتب مجھ سے پڑھیں۔ مرحوم کامیاب مبلغ تھے اور نہایت ہی موزوں ترجمان بھی میری تقاریر کا فینٹی زبان میں ترجمہ کیا کرتے تھے۔ انہیں فینٹی زبان میں کافی مہارت حاصل تھی بلکہ وہ اپنی زبان میں فصیح اللسان تھے کافی عرصہ تک احمدیہ سینئر سکول سالٹ پانڈ میں عربی اور دینیات کے مدرس رہے۔ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں اپنا مافی الضمیر ادا کر سکتے تھے آپ بیک وقت مبلغ اور مدرس کی خدمات ادا کرتے رہے جب ملک گیمبیا میں احمدی مبلغ کے بھجوانے کی ضرورت پیش آئی تو اس وقت اس ملک میں پاکستانی مبلغ کا داخلہ ناممکن تھا۔ اس لئے وہاں پہلے نائیجیریا سے ایک افریقن احمدی مسٹر حمزہ سیالو کو بطور مبلغ بھیجا گیا۔ ان کی واپسی کے بعد مسٹر جبرائیل سعید کو غانا سے مبلغ کے فرائض کی بجا آوری کے لئے روانہ کیا گیا۔ آپ کی تبلیغ نیکی اور دعا سے متاثر ہو کر گیمبیا کے کچھ لوگ حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اور جب اس ملک میں احمدیوں کی کچھ تعداد بڑھی تو انہوں نے ایک محضر نامہ حکومت گیمبیا کو احمدیوں اور بعض غیر احمدی احباب سے دستخط کروا کر بھیجا جس میں یہ ذکر کیا کہ جب عیسائیوں کے غیر ملکی مبلغ اس ملک میں آکر تبلیغ کر سکتے ہیں تو ایک پاکستانی احمدی مبلغ یہاں آکر تبلیغ کرنے کا کیوں حق نہیں رکھتا۔ ان کی اس کوشش کے نتیجہ میں حکومت گیمبیا نے پاکستانی مبلغ کے داخلہ کی اجازت دے دی اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل کو مرکز کی طرف سے گیمبیا بھجوایا گیا۔ اس طرح وہاں پر باقاعدہ مشن کا اجراء ہوا۔

مرحوم اپنی جوانی ہی سے تہجد گزار تھے اور بسا اوقات انہیں سچی خوابیں آتی تھیں مرحوم کے دینی شوق کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے بچے سعید کو دنیوی تعلیم سے ہٹا کر یہاں مرکز ربوہ میں قرآن مجید حفظ کرنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوایا یہ بچہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور خود ہی ان کا کفیل ہو۔ (آمین)

درخواست ہائے دعا

عزیزہ محترمہ نصیرہ نور صاحبہ بی اے بی ایڈ بنت محترم چوہدری نور احمد صاحب سنوری آف راولپنڈی ۲۴ مئی کو ساڑھے دس بجے راولپنڈی سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو رہی ہیں جہاں ان کے بھائی مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سنوری مقیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کا انگلستان جانا ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنے۔ (محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ لاہور)

۲۔ میرے بہنوئی ڈاکٹر مبشر احمد صاحب مع اہل و عیال ناروے میں مقیم ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو پردیس میں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔
(صالحہ یوسف دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

فوج کی سویلین سکالرشپ سکیم کے تحت بی ۔ ایس سی ۔ الیکٹریکل/مکینیکل انجینئرنگ اور ایرونائیکل انجینئرنگ کی ٹریننگ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں :-

شرائط :-

عمر	الیکٹریکل/مکینیکل انجینئرنگ	ایرونائیکل انجینئرنگ
۱	۱۷ کو ۱۶ تا ۲۱ سال	۱۷ کو ۱۶ تا ۲۱ سال

۲۔ غیر شادی شدہ ۳۔ پاکستانی شہری ۴۔ تعلیمی معیار کم از کم F.Sc. پری انجینئرنگ سیکنڈ ڈویژن یا اس کے برابر۔
مقام انٹرویو : پشاور ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ ملتان ۔ کوئٹہ اور کراچی ۔
درخواست مجوزہ فارم پر مع دو مصدقہ فوٹو ۔ ڈومیسائل و تعلیمی سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول -/۵ کا پوسٹل آرڈر بحق G.H.Q والد یا سرپرست کا مصدقہ بیان حلفی مجسٹریٹ درجہ اول ۳۱ مئی تک ذیل کے پتہ پر ارسال کریں ۔

G. H. Q. BRANCH P.A-3 (b) RAWALPINDI

امیدوار درخواست پر (TOP پر) لکھیں کہ کیا وہ ایرونائیکل انجینئرنگ کے لئے درخواست دے رہے ہیں ۔ یا الیکٹریکل/مکینیکل انجینئرنگ کے لئے ۔ اور جو ہر دو کے لئے درخواست دیں ۔ وہ اپنا فرسٹ چوائس) لکھیں ۔

(ناظر تعلیم)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو ششماہی مالی جائزہ بھجوایا گیا ہے ۔ اگر آپ اپنا نصف بجٹ پورا کر چکے ہیں تو آپ کی مجلس شکریہ کی مستحق ہے ۔ اگر آپ کا بجٹ نصف سے کم ہے تو از راہ کرم وصولی کا معیار اور بلند کرنے کی اپنی پوری کوشش کریں ۔ (مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت :

مکرم جناب شیخ محمد اسحٰق صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد سکھر کو اللہ تعالیٰ نے ۴ بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے ۔ (قریشی عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ سکھر و جیکب آباد)

درخواست دعا

میرا خالہ زاد بھائی ارشد محمود چیمہ ملازمت کے سلسلہ میں سویڈن کے لئے روانہ ہو رہا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین ۔
مبشر منظور ۔ ملک میڈیکل ہال شیخوپورہ

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک
ادویات
معیاری مدرٹنکچرز اور پوٹینسیاں
۶ ۔ ۳۰ ۔ ۲۰۰ ۔ ۱۰۰۰ ۔ ۱۰۰۰۰ اور
ایک لاکھ طاقت
تک شوگر آف ملک گولیاں ٹکیاں خالی شیشیاں اور
ہومیوپیتھک کتب
پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں ۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

زود جام عشق
طاقت کی مشہور دوا مکمل کورس -/۲۵ روپے
مقوی اعصاب
مقوی اعضائے رئیسہ
المنار دواخانہ ربوہ

مایوس و لاعلاج مریض
جو علاج کروا کر بے حد مایوس ہو چکے ہوں تفصیلی علامات مرض لکھکر سستا اور کامیاب ہومیوپیتھک علاج کروائیں مشورہ مفت ۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس ۔ اے ۔ جٹ (آر ۔ ایم ۔ پی)
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ
سرمہ خورشید
آنکھوں کی جملہ امراض
خارش پانی بہنا موتیا بند ککرے وغیرہ
کے لئے لاجواب تحفہ ۔ قیمت فی شیشی ۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۶

ٹیکس
کم دیجیے
منافع
زیادہ لیجیے

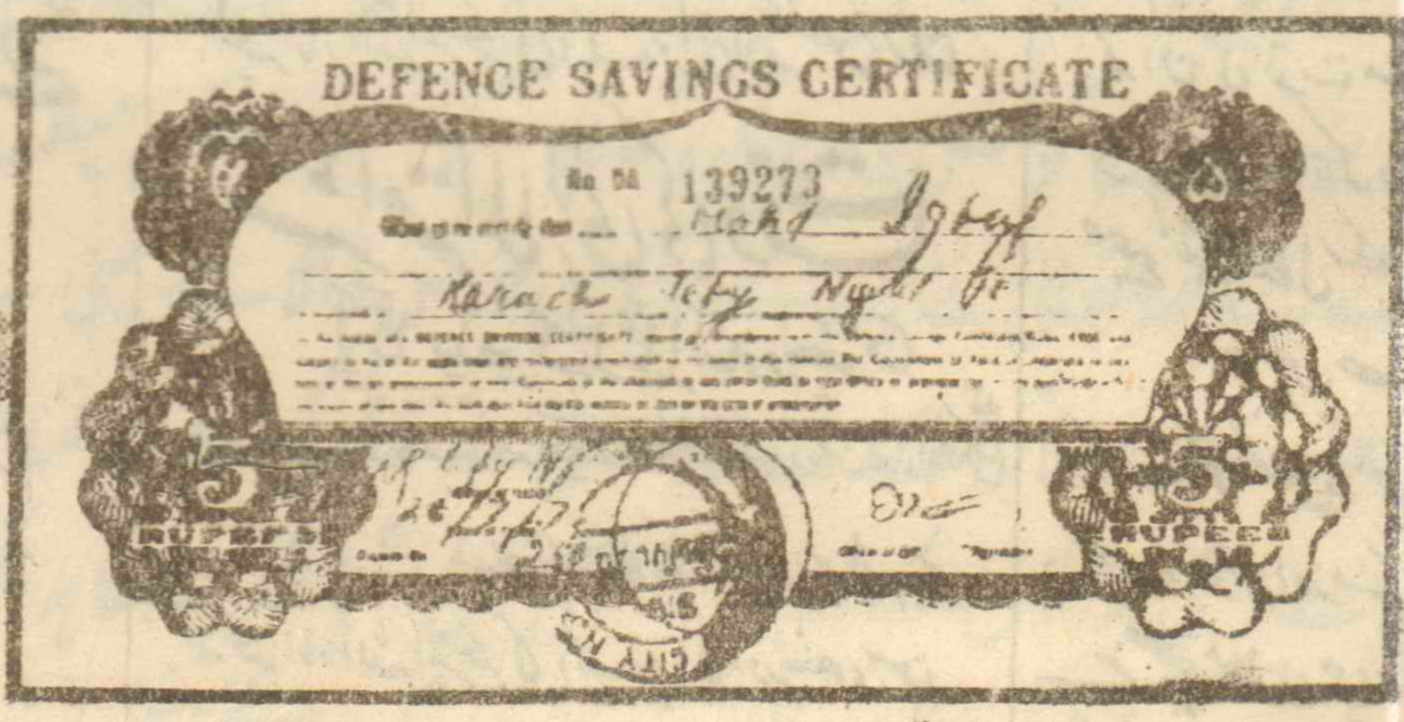

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
۳۰ جون سے پہلے خریدیئے
★ منافع ۱۲½ فیصد
★ تین ماہ بعد جب چاہیں بھنا لیجیے
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
قومی بچت کے مرکزوں ، ڈاکخانوں اور بینکوں سے دستیاب ہیں
جاری کردہ : سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عز و شرف کے تمام سامان قرآن کریم میں موجود ہیں

ان پر غور و فکر کرنے اور پھر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ تربیتی کلاس کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زریں نصیحت

ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ بیسویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے خدام کو قیمتی نصیحت فرمائی کہ وہ قرآن عظیم پڑھنے اس پر غور کرنے عمل کرنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ کیونکہ ہماری تربیت کی بنیاد اسی پاک کتاب پر ہے خدا تعالیٰ نے اس کے ذریعے ہماری عزّ و شرف کے سب سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے چنانچہ الہاماً فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ یعنی ہر طرح کی تمام خیر اور برکت صرف قرآن ہی میں موجود ہے۔

یہ تقریب آج بعد نماز عصر ایوان محمود میں شروع ہوئی۔ جہاں پر کلاس میں شامل ہونے والے طلباء جو ملک کے مختلف حصوں اور علاقوں سے آئے ہیں ایک خاص تنظیم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس تقریب میں بہت سے بزرگان سلسلہ، مبلغین کرام اور احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔

چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار تشریف لائے۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے جملہ ارکان نے اپنے صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی معیت میں گیٹ پر حضور کا استقبال کیا

حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ عزیز مقصود الحق (ابن مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب) نے کی بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ پھر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد منتظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھتے ہوئے بتایا کہ اس کلاس کا آغاز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال بسال یہ کلاس اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ اور خدام دور و نزدیک سے بصد شوق اس میں شامل ہوتے ہیں۔

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلاس میں شامل ہونے والے خدام سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ قرآن کریم ہی ہماری تربیت کی بنیاد ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے ہماری عزّ و شرف کو قائم کرنے کے بہترین سامان مہیا فرما دیئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مقدس کامل اور حسین ترین کتاب سے فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کریں اسے شوق کے ساتھ پڑھیں سیکھیں اس پر عمل کریں اور اس طرح اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ہمیں بہ خصوصیت کے ساتھ قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن یعنی ہر قسم کی تمام نیکی اور بھلائی صرف اور صرف قرآن ہی میں موجود ہے۔

حضور نے مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ اس وقت دنیا میں جن اقوام نے بھی ترقی کی ہے انہوں نے قرآن کریم ہی کے بتائے ہوئے سنہری اصولوں پر عمل کر کے ترقی کی ہے ان میں ہمیں جو خوبیاں نظر آتی ہیں وہ قرآن پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے اور جو خرابیاں ہمیں نظر آتی ہیں وہ قرآن کریم کی تعلیم کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہیں افسوس ہے کہ دیگر اقوام نے قرآن سے فائدہ اٹھایا اور خود مسلمان اسے فراموش کر گئے جس کی وجہ سے ہر جگہ ان کی حالت قابل افسوس نظر آتی ہے حضور نے فرمایا قرآن کریم نے ہمیں محبت و خدمت، ہمدردی اور پیار اور ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنے کی تعلیم دی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں ہمیشہ نفرت و تعصب اور ظلم و تشدد کے بالمقابل محبت و پیار اور ہمدردی و شفقت اور خدمت ہی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے خدام کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر یہ صفات پیدا کریں اور پھر ان پر قائم رہیں اس سلسلے میں حضور نے قوت مشاہدہ کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور خدام کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان کی قوت مشاہدہ ہر وقت چوکس اور بیدار رہنی چاہیئے تاکہ وہ جو حالات بھی دیکھیں ان سے صحیح نتیجہ نکال سکیں اور مناسب سبق حاصل کر سکیں

آخر میں حضور نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ کلاس میں گزارنے والے ایام میں پوری حکمت توجہ اور فکر سے کام لیں تاکہ وہ اس سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھا سکیں اور اس کلاس کے قیام کی جو غرض ہے وہ پوری ہو اور وہ حقیقی معنوں میں خدام کہلانے کے مستحق ہوں۔ حضور کی تقریر کم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہی جس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر حضور واپس تشریف لے گئے۔

لجنہ اماء اللہ امریکہ کی ایک پرانی اور مخلص کارکن

مسز امۃ الالٰہی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی ایک پرانی اور مخلص بہن امۃ الالٰہی صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ DAYTON کی صدر تھیں ۲۰ مئی بروز اتوار وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ۲۵ سال لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر کام کیا لجنہ اماء اللہ ڈیٹن کی صدر تھیں مختلف اوقات میں مرکزی لجنہ اماء اللہ امریکہ کی ریکارڈنگ سیکرٹری، سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری تعلیم لجنہ ڈیٹن، سیکرٹری ناصرات لجنہ ڈیٹن رہی ہیں۔ امریکہ کے پہلے سالانہ جلسہ پر انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دی تھیں گزشتہ سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے جشن پنجاہ سالہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ امریکہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کی اور قریباً ۳ ہفتے ربوہ میں قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لجنہ اماء اللہ امریکہ کو ان جیسی مخلص اور قربانی دینے والی کارکنات عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر محمد رفیق صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کار کے حادثہ میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ بورے والہ کے معروف معالج اور مخلص احمدی محترم ڈاکٹر محمد رفیق صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ ۱۹ مئی ۱۹۷۳ء کی رات کو ملتان سے بورے والہ واپس جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان کیا جاتا ہے کہ کسووال کے قریب کار حادثہ کا شکار ہو گئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ تو موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے اور ان کے گیارہ سالہ لڑکے حنیف احمد کو شدید چوٹیں آئیں جو ڈسٹرکٹ ہسپتال ساہیوال میں زیر علاج ہے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنی بیگم صاحبہ اور بچے کے ہمراہ اپنی صاحبزادی کو ملنے اپنی کار میں ملتان گئے تھے۔ جہاں وہ نشتر میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہے۔

جماعت احمدیہ خانیوال کے احباب نعشوں کو جائے حادثہ سے ۲۰ مئی کو سہ پہر ربوہ لائے یہیں تجہیز و تکفین ہوئی۔ بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں ربوہ ہی میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین بالخصوص ان کے بچوں کو جو بڑی صاحبزادی کے سوا سب چھوٹی عمروں کے ہیں صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز حنیف احمد کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے۔ اور عمر دراز سے نوازے۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴